فضائل و مسائل
ذی الحجہ و قربانی

مولانا محمد منشاء کاشف

عربی مہینوں کے حساب سے ذی الحجہ کا مہینہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جسکو عام طور سے ''بقرہ عید'' کا مہینہ کہتے ہیں اس ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر تیرہ تاریخ تک مسلمانوں کو چند خاص باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے میں چاہتا ہوں چند حدیثیں اس سلسلہ میں ناظرین کی خدمت میں پیش کروں تاکہ اپنی غفلتوں کیوجہ سے ان فضیلتوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں۔

چاند:

ذوالقعدہ کی ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھنے کی پوری کوشش کے باوجود اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کر کے عید منائیں اور ہلال ذی الحجہ دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان و السلامۃ و الاسلام (ترمذی شریف)

چاند دیکھ کر پڑھنے کی یہ بھی دعا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے:

''ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد امنت بالذی خلقک (ابو دائود)

تکبیریں:

جب ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو اسکے بعد سے تیرہویں تاریخ تک کثرت سے ان کلمات کو کہنا چاہیے:

''اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیراً''

یا یوں: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد''

نمازوں کے علاوہ خواہ وہ فرض ہو یا نفل راستوں میں چلتے پھرتے بھی ان کلمات کو زبان پر جاری رکھنا چاہیے۔ (دار قطنی)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''مامن ایام اعظم عند اللہ واحب الیہ العمل فیھن من ھذہ الایام العشر فاکثروا فیھن من التھلیل و التکبیر و التحمید''

یعنی عشرہ ذی الحجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت فضیلت اور بزرگی رکھتا ہے اس لئے اسمیں تسبیح تکبیر تحمید اور لا الہ الا اللہ بکثرت کہنا چاہیے۔ (احمد)

صحابہ کرامؓ بازاروں میں بھی تکبیریں کہتے تھے جسکو سنکر بازار کے مسلمان بھی تکبیریں کہہ کر خوب اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے۔

''کان ابن عمر و ابو ھریرۃ یخرجان الی السوق فی ایام العشر یکبران و یکبر الناس بتکبیرھما (بخاری شریف)

حجامت:

''قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ و بشرہ شیاً''

''فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفراً''

''من رای ھلال ذی الحجۃ و اراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ'' (رواہ مسلم)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے تو تم میں سے جو لوگ قربانی کا ارادہ کریں وہ نہ تو اپنے بال منڈوائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے اسکو چاہیے کہ نہ تو بال منڈائے نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ کے دن قربانی کے بعد حجامت کرائے۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ مامن ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ وما لہ فلم یرجع من ذلک بشیء (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن جسمیں عمل صالح اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دنوں (عشرہ ذی الحجہ) کے برابر نہیں ہے صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص اللہ کے نزدیک ان دنوں کے عمل صالح سے زیادہ محبوب ہے جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا یعنی شہید ہو گیا۔ معلوم ہوا عشرہ ذی الحجہ کا ہر نیک عمل جہاد سے بڑھ کر ہے

یوم عرفہ:

ذوالحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کی خاص طور پر امام الانبیا ﷺ نے فضیلت بیان فرمائی ہے۔

"صیام یوم عرفہ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ و السنۃ التی بعدہ (رواہ مسلم)" میں یقینی طور سے کہتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے یعنی دو سال کے۔

ہاں جو شخص حج کیلئے گیا ہو اور اس تاریخ کو عرفات میں موجود ہو اس کیلئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ "نھی عن صوم عرفہ بعرفۃ (ابوداؤد شریف)

یوم الاضحی:

بقرہ عید کے دن صبح سویرے نہا دھو کر موافق شریعت اچھا لباس پہن کر بغیر کچھ کھائے عیدگاہ کیطرف با آواز بلند تکبیریں کہتے ہوئے جائیں تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں مردوں کو ریشمی لباس یا سونے کے بٹن انگوٹھی ٹخنوں سے نیچا پائجامہ تہ بند پہنا اور عورتوں کو باریک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر زیب و زینت دکھاتے ہوئے باہر نکلنا حرام ہے

نماز عید کی جگہ:

میدان صحرا جنگل میں نماز عیدین پڑھنا مسنون ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

"الخروج الی الجبان فی العیدین من السنۃ" یعنی عیدین میں میدان کی طرف نکلنا سنت ہے۔ (مجمع)

شرعی عذر:

"انہ اصابھم مطر فی یوم عید فصلی بھم النبی ﷺ صلوۃ العیدین فی المسجد"

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے بارش کیوجہ سے نماز عید مسجد میں پڑھائی (مشکوۃ)

عورتیں بھی عید گاہ میں جائیں

امرنا ان تخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین و دعوتھم تعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدنا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا (متفق علیہ)

حضرت ام عطیہ کا بیان ہے کہ دربار رسالت سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے چلیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھیں۔ (اور خطبہ عید وغیرہ سنیں) اگر برقعہ چادر وغیرہ نہ ہو تو بھی اپنی سہیلی کے برقعہ چادر میں پردہ کیساتھ جائیں۔

نماز عید کا طریقہ:

نماز عید کی دو رکعتیں ہیں یہ نہایت خشوع خضوع سے باجماعت ادا کرنی چاہییں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے ساتھ تکبیریں امام کے ساتھ ادا کریں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پانچ تکبیریں کہیں اسطرح سنت ہے؛

امام:

عیدین کی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ "ق" یا سورۃ "اعلیٰ" اور دوسری رکعت میں سورۃ "قمر" یا سورۃ "غاشیہ" پڑھے۔

ان النبی ﷺ کان یقرأ فی العیدین بسبح اسم ربک الاعلیٰ وھل اتٰک حدیث الغاشیۃ (مشکوۃ) رسول اللہ ﷺ عیدین میں سورۃ "الاعلیٰ" اور "الغاشیہ" کی تلاوت فرماتے۔

مقتدی:

بعد دعاء استفتاح صرف سورۃ فاتحہ پڑھکر خاموش رہے کیونکہ سورۃ فاتحہ بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ یہ ہر مصلی کے لئے فرض ہے باقی ارکان بھی امام کیساتھ ادا کر کے نماز پوری کرے اس کے بعد خطبہ سنے۔

نبی ﷺ کو عید کے دن ایک کمان دی گئی آپ ﷺ نے (عصا کے طور پر) اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابوداؤد)

عن جابر قال شھدت الصلوۃ مع النبی ﷺ فی یوم عید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرھم وحثھم علی طاعتہ و مضی الی النساء ومعہ بلال فامر ھن بتقوی اللہ و عظھن وذکرھن (رواہ النسائی) حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور اذان و تکبیر نہیں کہی گئی جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بلالؓ کے سہارے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اور عذاب وثواب کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زور دیا پھر بلالؓ کے ساتھ آپ ﷺ عورتوں کے گروہ میں تشریف لے گئے اور ان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی ہدایت فرمائی اور موعظت فرمائی اور ثواب و عذاب یاد دلایا (مشکوۃ)

واپسی:

نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا بھی سنت ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر سنت نبی ﷺ کا خیال رکھیں۔

عن ابی ھریرۃ قال کان النبی ﷺ اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب عید کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے بلکہ دوسرے راستے سے آتے۔ (ترمذی۔ دارمی

بحوالہ مشکوۃ)

قربانی کی تعریف:

قربانی سے مراد وہ جانور ہے جو عید کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ذبح کیا جائے۔

قربانی کا حکم:

ہر مسلمان پر جو جانور ذبح کرنے کی قدرت رکھتا ہے قربانی کرنا واجب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فصل لربک وانحر (الکوثر) اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

اور حدیث میں ہے من وجد سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا۔ جو شخص باوجود وسعت اور فراخی کے پھر بھی قربانی نہ کرے اسے چاہیے کہ وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے نبی ﷺ نے اس حدیث میں شدید تاکید فرما کر قربانی کی رغبت دلائی ہے۔ اور اس کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے، خود نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے دس برس کے قیام میں برابر قربانی کرتے رہے۔

اقام رسول الله ﷺ بالمدینة عشر سنین یضحی (ترمذی)

قربانی کا وقت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد (بخاری و مسلم)

جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک انسان اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے بکری ذبح کرتا تھا۔

قربانی کا ثواب:

قربانی کی مشروعیت میں جہاں سنت ابراہیمی کی یاد تازہ رکھنے کا راز مضمر ہے وہاں اسمیں بہت سے اخروی فوائد و منافع بھی موجود ہیں۔

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی الله من احراق الدم وانه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها و اظلافها و ان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا (رواہ الترمذی و ابن ماجه وقال ترمذی حسن غریب، یعنی دس ذی الحجہ کو انسان کے تمام اعمال سے بڑھکر خون بہانا یعنی قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کو نہایت محبوب اور پیارا عمل ہے اور وہ قربانی زمین پر خون گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مکان قبولیت میں پہنچ جاتی ہے۔ اور قربانی کے جانور مع اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے محشر میں لایا جائے گا (اور قربانی کرنے والے کے اعمالنامہ میں تولے جائیں گے) (مشکوۃ)

قربانی کے دن:

کتاب و سنت میں قربانی کے چار دن ہیں۔

13,12,11,10 حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن "واذکروا الله فی ایام معدودات" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایام التشریق اربعة ایام یوم النحر و ثلاثة بعده"

تشریق قربانی کرنیکے دن چار ہیں یوم النحر دسویں تاریخ اور تین دن اسکے بعد (تفسیر ابن کثیر)

کل ایام التشریق ذبح۔ یعنی تشریق کے تمام دن قربانی کے ہیں۔ (احمد) ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ میں ذبح ہے۔ امام شافعی نے مذکورہ بالا حدیث کل ایام تشریق ذبح سے استدلال کیا ہے شوکانی نیل الاوطار ج ۵ ص ۲۱۶ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث دو مختلف سندوں سے مروی ہے جو ایک دوسری کی تقویت کرتی ہیں نیز یہ حدیث جبیر بن مطعمؓ سے بھی مروی ہے مگر منقطع ہے اور امام شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ امام ابن حبان نے حدیث جبیر کو موصول روایت کیا ہے اور اسے اپنی صحیح میں درج کیا ہے منہاج المسلم ترجمہ و حاشیہ مولانا محمد رفیق اثری۔

گوشت:

ہر شخص اپنی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے۔

قال اذا ضحی احدکم فلیاکل من اضحیته (احمد)

عیدگاہ میں قربانی جائز ہے:

کان النبی ﷺ یذبح و ینحر بالمصلی ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں ذبح و نحر کیا کرتے تھے (بخاری) لہٰذا عیدگاہ میں قربانی کرنا سنت ہے۔

پیغمبر اعظم ﷺ نے قربانی کی:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ضحی رسول الله ﷺ بکبشین سمینین عظیمین املحین اقرنین موجوئین۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھے موٹے تازے بڑے بڑے چتکبرے لمبے سینگ والے خصی قربانی کیلئے ذبح کئے۔ (احمد)

قربانی میں شرکت:

فاشترکنا فی البقرة سبعة و فی البعیر عشرة۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہوتے۔ (ترمذی) ایک گھر کی طرف سے ایک جانور قربانی کر دینا کافی ہوگا۔

کان رجل فی عهد النبی ﷺ یضحی بالشاة عنه و عن اهل بیته. (ابن ماجه)

قربانی کا جانور:

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں آپ ﷺ نے چار انگلیاں اٹھا کر فرمایا: چار جانور قربانی کے لائق نہیں ایک لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور چل نہ سکے دوسرا کانا کہ اس کا کانا پن ظاہر ہو تیسرا بیمار کہ اسکی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دبلا یعنی لاغر کمزور جسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو

قربانی میں کسی بھی انداز کا عیب دار جانور ذبح نہیں کرنا چاہیے کانا، لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا، بیمار اور بہت کمزور جسمیں چربی اور ہڈی کا گودا تک ختم ہوگیا ہو قربانی کیلئے جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اربع لا تجوز فی الاضاحی العوراء البین عورها والمريضة البين مرضها والعرجاء البين ضلعها والكبيرة التي لاتنقى.

اور عدالت نبوی ﷺ سے عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ:

عن علی قال امرنا رسول الله ﷺ ان نستشرف العين والاذن لا نضحى بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء (رواه الترمذی ابوداؤد و النسائی)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جس جانور کی ہم قربانی کریں اسکی آنکھ کان کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان میں کوئی نقص نہ ہو اور یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کو ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے اور نہ اسکو جس کا کان پھٹا ہو لمبائی میں یا گولائی میں ۔(مشکوۃ) اور آپ ﷺ نے منع فرمایا اس جانور کی قربانی سے جسکے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوئے ہوں (ابن ماجہ)

دودانت والا جانور:

عن جابر قال رسول الله ﷺ لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان (رواه مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر "مسنہ" دو دانت والا اگر تمہیں مشکل پیش آئے تو بھیڑ کی قسم سے "جذعہ" کھیرا ذبح کرلو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں دو دانتا جانور سے کم عمر والا ذبح نہیں کرنا چاہیے۔

قربانی کا طریقہ:

افضل ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر نہ ہو سکے تو اس کے پاس ضرور حاضر ہو جانور کو قبلہ رخ لٹائے اور یہ دعا پڑھکر تیز چھری سے ذبح کر ڈالے **"انی وجهت وجهی للذی فطر السموات الارض علی ملت ابراهيم حنيفا و ما انا من المشركين . ان صلوتی ونسكی و محيای ومماتی لله رب العلمين . لاشريک له وبذالک امرت وانا من المسلمين. اللهم منک ولک"** جس کی طرف سے یہ قربانی ہو اس کا یہاں پر نام لیا جائے "بسم اللہ واللہ اکبر" اسکے بعد ذبح کیا جائے ذبح کرنے والے قصاب کی مزدوری گوشت میں سے دینی جائز نہیں:

حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ **"امرنی رسول الله ﷺ ان اقوم علی بدنه وان اتصدق بلحومها وجلالها وان لا اعطی الجزا رفيها شيا وقال نحن نعطيه من عندنا (بخاری و مسلم)**

مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں آپ کے اونٹوں کی قربانی کی نگرانی کروں اور گوشت چمڑے خیرات کروں اور قصاب کو ان میں سے کچھ نہ دوں اور فرمایا ہم اسے اپنی طرف سے مزدوری دیں گے۔

کھال:

قربانی کی کھال وغیرہ قصائی کو اجرت میں دینا منع ہے کھال وغیرہ دینی مدارس(!) میں طلباء غرباء اور مساکین کیلئے صدقہ کردینا چاہیے یا اپنی ضرورت مثلا مشک مصلی وغیرہ بنانے کیلئے استعمال کرسکتا ہے قربانی کا گوشت خود کھاؤ اور اقرباء مساکین طلباء غرباء کو کھلاؤ۔ سب جائز درست ہے۔

(نوٹ) یہ یاد رہے کہ قربانی وغیرہ کے احکام و فضائل موحدین متبع سنت کے لئے ہیں مشرکین مبتدعین کیلئے کوئی نیک عمل فائدہ مند نہیں تاوقتیکہ توبہ کر کے موحدین نہ بن جائیں۔

(!) پاکستان میں بین الاقوامی مدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں قربانی کی کھالیں جمع کروا کر اجر عظیم حاصل کریں۔

(منشاء کاشف)

حافظ عبد المنعم فاروقی انتقال فرما گئے: انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ جماعت کے عظیم خطیب و محدث مولانا عبد التواب محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے فاروقی کتب خانہ ملتان کے منتظم حافظ عبد المنعم فاروقی طویل علالت کے بعد 22 دسمبر 2004ء بعد نماز مغرب وفات پاگئے۔ مرحوم دینی تڑپ اور مسلکی حمیت رکھنے والی شخصیت تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ان کی وفات سے علاقہ کی جماعت ایک مخلص خیرخواہ سے محروم ہوگئی ہے۔ انہوں نے پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ دوسرے روز 23 دسمبر کو شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری صاحب حفظہ اللہ نے بڑے رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔

ادارہ ترجمان الحدیث اساتذہ، انتظامیہ وطلبہ جامعہ سلفیہ پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالی مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ آمین

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه

تبدیلی فون نمبر:

جماعت کے معروف قاری اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے استاد قاری نوید الحسن لکھوی صاحب کا فون نمبر تبدیل ہوگیا ہے احباب رابطہ کیلئے نیا نمبر نوٹ فرمالیں۔

رہائش : 041-8523382

موبائل : 0300-6623820